





مغربی افریقہ کے ملک جمہوریہ مالی کے شیخ عمر کانتے جنہوں نے  
قادیانیت اختیار کر لی تھی۔ اسلام قبول کر لیا۔

شیخ عمر کانتے کو قادیانی بنانے میں وہ کامیاب ہو گئے پھر اس  
مذہبی راہنما نے (حسن کا ایک وسیع علاقے پر اثر تھا) تقریباً  
۲۰،۳۰ ہزار مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔

قادیانیوں نے دولت کے منگول دینے اور اسلام کے  
نام پر دھوکہ دیا چنانچہ قادیانیت کو دین محمدی سمجھ کر لوگوں نے  
قبول کر لیا۔

قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے سالانہ جلسہ ۱۲، ۱۳، ۱۴  
اگست ۱۹۸۹ منعقدہ لندن میں اپنے خطاب کے دوران شیخ  
عمر کانتے کو پیش کیا اور کہا کہ ان کے ذریعے مالی میں مس سے  
چالیس ہزار مسلمانوں نے قادیانیت کو قبول کر لیا ہے۔ اس  
کامیابی کو مرزا طاہر نے قادیانیت کے لیے "نئے سال کا عظیم الشان  
تحفہ" قرار دیا۔

جب یہ خبر انبارات و جرائد میں بھیجی تو اس سے مسلمانوں  
میں بڑی تشویش پیدا ہوئی انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت  
سے درخواست کی کہ اس سلسلے میں وہ اپنی ذمہ داری پوری کرے  
چنانچہ نومبر ۱۹۸۹ء میں ہم دونوں مکہ معظمہ عمرہ پر تھے ہماری  
جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزی شیخ المشائخ  
مولانا خان محمد مظہر نے جو اس موقع پر حرم میں موجود تھے ہمیں  
حرم شریف میں ہی حکم فرمایا کہ فوراً جمہوریہ مالی پہنچیں اور وہاں  
کے لوگوں کو ختم نبوت کا بیٹھام پہنچائیں اور ان پر قادیانیت کی

حقیقت واضح کرتے ہوئے ارتداد سے سچا میں چنانچہ گزشتہ  
ماہ جنوری ۱۹۹۰ء میں ہم نے جمہوریہ مالی کا پندرہ روزہ دورہ  
کیا اور اسی عمرہ کرتے ہوئے کراچی پہنچے ہیں۔ جمہوریہ مالی میں  
اللہ تعالیٰ نے ہماری بے حد مدد و نصرت فرمائی اور ہم عظیم الشان  
کامیابی کے ساتھ واپس آئے ہیں علماء کرام، مسلمانوں حضرت  
امیر مرکزہ اور ہم نے جو دعائیں کاغذیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائیں  
آج ہم پاکستان کے مسلمانوں کو آپ کے اخبارات کے ذریعہ یہ

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرے

خوشخبری سنانا چاہتے ہیں کہ جن مسلمانوں کے قادیانیت قبول کرنے  
پر مرزا طاہر نے قادیانیوں کو "نئے سال کا عظیم تحفہ" قرار دیا تھا  
اب وہ تیس سے چالیس ہزار قادیانی قادیانیت پر لعنت ڈالنے  
ہوئے اور قادیانیت کی تخیل کرتے ہوئے شیخ عمر کانتے کے  
ہمراہ دوبارہ داخل اسلام ہو چکے ہیں۔ اور یوں یہ واقعہ سال کا  
سب سے بڑا حادثہ قادیانیوں کے لیے ثابت ہوا اور قادیانیت  
ایک بار پھر ذلیل ہوئی۔

جب ہم مالی کے دار الحکومت بماکو پہنچے تو وہاں کے  
مسلمانوں کی سب سے بڑی تنظیم جمعیت مالی الاتحاد و تقدم الاسلام  
کے ذمہ داروں نے ہمارا استقبال کیا اور فوراً مشورت کے  
بعد جمہوریہ مالی کے وزیر داخلہ محترم جناب عیسیٰ انگینیا سے  
ملاقات کرائی۔ ہم نے محترم وزیر داخلہ سے اپنی آمد کا مقصد

بتایا اور جمہوریہ مالی میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار  
کیا جس کے جواب میں محترم وزیر داخلہ نے کہا۔

ہم مسلمان ہیں اور یہ مسلمانوں کا ملک ہے اللہ تعالیٰ کی توحید  
اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت و رسالت پر ہم ایمان  
رکھتے ہیں یہ ملک صدیوں سے اسلام کا گہوارہ ہے یہاں شہر  
صحابی حضرت عقبہ بن عامر پہلی صدی میں تشریف لائے سبکی بدلت  
یہاں فوراً اسلام بھلا۔ انہوں نے کہا قادیانی شیاطین یا اس قسم  
کے دوسرے دھوکے باز لوگ یہاں اپنے قدم نہیں جاسکیں گے  
ہمارا ملک غریب ضرور ہے ہم سرکتے ہیں مگر جھوٹ اور غلط عقائد  
کو نہیں اپنائیں گے اور یہ یہ واضح کر دوں کہ یہاں باطل کو  
پھیلنے نہیں دیا جائے گا۔ وزیر محترم نے ہماری آمد پر شکریہ ادا  
کیا۔ وزیر محترم کی خدمت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف  
سے ایک یادداشت پیش کی گئی اور ان کی خدمت میں کراچی کا مطبوعہ  
قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا گیا اس کے علاوہ دستور پاکستان یا کتب  
پاسپورٹ فارم قادیانی آرڈی نانس ۱۹۸۳ء اور رابطہ عالم اسلامی  
کی قرارداد کی کاپی ان کی خدمت میں پیش کی گئی جو انہوں نے  
شکریہ کے ساتھ قبول کی۔

محترم وزیر داخلہ سے ملاقات کے بعد ان کی اجازت سے  
ہم بماکو سے بذریعہ جیپ "بیجینی" پہنچے جہاں شیخ عمر کانتے  
سکونت پذیر ہیں اپنی آمد کے فوراً بعد ہم نے شیخ عمر کانتے کے  
ساتھ تفصیلی ملاقات کی ان کو مسلمانانہ عالم کی تشویش سے آگاہ کیا  
اور قادیانیت کی حقیقت ان پر واضح کی، انہوں نے بتایا کہ قادیانی  
ہمارے پاس یہ کہہ کر آئے تھے کہ دین محمدی اور دین احمدی میں  
کوئی فرق نہیں۔ اس گفتگو کے بعد طے پایا گیا کہ لوگوں کو جمع کیا جائے  
چنانچہ وقت مقررہ پر بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوئے جن کا ہدایہ کی  
موجودگی میں شیخ عمر کانتے نے ہمارے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر پوری



شیخ عمر کانتے کے ساتھی قادیانیت کی تکفیر کرتے ہوئے نعرہ بکبیر بلند کر رہے ہیں۔

جماعت کے ہمراہ قادیانیت سے توبہ کے الفاظ دہرائے۔ مرزا قادیانی اس کے پیروکاروں اور مرزا ظاہر کی تکفیر کا اعلان کیا۔ جناب شیخ عمر کانت نے چار سے سولوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ جب قادیانی میر سے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم دین محمدی جی کے پیروکار ہیں اور اسلام کے پھیلانے والے ہیں اور انہوں نے کہا کہ تم لوگوں کو ہم بہت مال دین گے۔ میں نے ان سے کہا اگر آپ لوگ دین محمدی کے علاوہ کوئی اور دین لائے ہیں تو ہم آپ کے ساتھ نہیں چلیں گے مگر انہوں نے یہ کہہ کر دھوکہ دیا کہ ہم دین محمدی کو ہی لے کر چلنے والے ہیں۔ شیخ عمر کانت نے اعتراض کیا کہ ۵۰ گاؤں کے لوگوں کو میں نے قادیانی بنایا تھا اور میں نے لندن میں قادیانیوں کے جلسے میں شرکت کی تھی اور وہاں خطاب کیا تھا۔ انہوں نے اجتماع میں موجود اپنی جماعت سے مخاطب ہو کر کہا جو دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے ہٹ کر ہے وہ مردود ہے۔ قابل قبول نہیں اور جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ کافر و مرتد ہے۔

انہوں نے کہا اب ہم کچھ چکے ہیں کہ تارانیوں کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم سب قادیانیوں کے کافر و مرتد

## شیخ عمر کانت نے اعتراف کیا کہ انہوں نے ۵۰ گاؤں کے لوگوں کو قادیانی بنا یا تھا

ہونے کا اعلان کرتے ہیں، ہم لوگ ان کے دھوکے میں آگئے تھے شیخ عمر کانت کے اس بیان کے بعد تمام جماعت نے توبہ کے الفاظ دہرائے ہوئے مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کی تکفیر کا بعد ازاں سب نے ہاتھ اٹھا کر قادیانیت سے ہمت کا اظہار کیا اور اللہ اکبر اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے۔

بھینچی کی جامع مسجد کے امام الحاج ابو بکر سلو نے ہمارے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس تصعب میں قادیانیت کی بنیاد میری عدم موجودگی میں رکھی گئی جبکہ میں بھاگو گیا ہوا تھا۔ جب میں واپس آیا تو لوگوں نے کہا کہ ایک نئے دین احمدی کی بنیاد رکھی گئی ہے اور اس کا امیر شیخ عمر کانت ہے، میں نے لائق کا اعلان کیا۔ امام صاحب نے مزید کہا کہ میں قادیانیوں کو کافر و مرتد اور زندقہ سے بدتر سمجھتا ہوں۔ انہوں نے کہا قادیانیوں نے یہاں کے لوگوں کو دھوکہ دیا تھا کہ ہم تمہاری زمینوں کو صحیح کر دیں گے۔ تمہاری ہر طرح کی مدد کریں گے اور بہت سامان دیں گے۔ امام موصوف نے قادیانیوں کو خبردار کیا کہ اگر آئندہ انہوں نے ادھر کا رخ کیا تو ہم تمہارے ناپاک مزاج کو خاک میں ملا دیں گے۔

حاکم بلدیہ وفد ختم نبوت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب آپ حضرات کی آمد پر بہت خوش ہوئے ہیں۔ آپ نے اتنا لمبا سفر کر کے اس دورے کے دیہات میں اپنی ذمہ داری پوری کی، انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے یہاں کے لوگوں سے بہت سے وعدے کئے، بہت سامان دینے، راستوں کو صحیح کرنے، شفا خانے کھولنے اور گاڑیاں مفت دینے کا وعدہ کیا اور اسلام کا نام لے کر دھوکہ دیا۔ بسنی والوں نے سمجھا کہ احمدیت اسلام کے سوا الگ کوئی چیز نہیں لہذا انہوں نے قادیانیت کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیا۔

انہوں نے کہا اب حق ظاہر ہو گیا لہذا ہم سب قادیانیت کی تکفیر کا اعلان کرتے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ختم نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔

بھینچی کے گاؤں میں ایک مدرسے سے جو تین دن پہلے ہوا تھا وہ اب ختم ہو چکا ہے۔ شیخ عمر کانت نے ۵۰ گاؤں کا نمائندہ تھا

نے قادیانیت اختیار کر کے اس باطل مذہب کو مانی میں پھیلانے کی کوشش کی۔ ان کی گرفتاری کے لئے پولیس چھاپے مار رہی ہے۔ لیکن وہ تاحال مفرد ہیں۔

۱۹ اکتوبر ۱۹۸۸ء

ہم مالٹے کے وزیر داخلے گزار شوے کرتے ہیں کہ ہمارے ایک اسلامی تنظیم ہے جو مالٹے کے رہنے والے احمدیوں کو گورنمنٹ پر شملہ ہے۔ براہ کرم اسے جماعت کو آپ اپنے ملک مالٹے میں رجسٹر کر دیے۔

یہ تنظیم امن و سلامتی کے بنیاد پر قائم کی گئی ہے۔ مالٹے کے یہ مقامات اور جماعت ہمارے مرکزی تنظیم احمدیہ ۱۳ گز سہ ماہ



مغربی افریقہ کے ملک جمہوریہ مالی میں وفد ختم نبوت کے ساتھ شیخ عمر کانتے قادیانیت کی تکفیر کرتے ہوئے نعرہ بکیر بلند کر رہے ہیں۔۔۔

ان کے اعلان سے تمام کے تمام قادیانی از سر نو دوبارہ مسلمان ہو گئے ہیں اور یوں یہ علاقہ قادیانیت کی لعنت سے پاک ہو گیا ہے۔ بعد ازاں وفد ختم نبوت نے امام جامع مسجد اور شیخ عمر کانتے میں باہمی مصافحہ اور معافیہ کرایا۔ وفد ختم نبوت جب اس علاقے سے روانہ ہوا تو پوری تعداد میں لوگوں نے ہمارے جیب کو الوداع کہا۔

جمعیۃ مالی اللہ تعالیٰ کے ذمہ داروں نے بتایا کہ جب شیخ عمر کانتے نے قادیانیت کو اختیار کیا تھا حکومت مالی کو اسی وقت سے تشویش تھی حکومت نے اقامت کا فیصلہ کر لیا تھا اور قادیانیوں کے خلاف انکامات جاری کر رکھے تھے۔ لیکن آپ حضرات کی آمد کے بعد حکومت متوجہ ہو گئی اور ان پر غلطی آد کر لیا گیا۔ اور یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ بھاگو میں جن شخصوں

روڈ لنڈرن کے شاخ ہو گئے۔ ہمارے جماعت کا مقصد قرآن کے تعلیمات کو پھیلانا ہے۔ ہمارے جماعت آپ کے ملک میں سے کارخانے لگائے گئے اور دوسرے منصوبے بھی ہیں۔

قادیانی جماعت بھاگو (مالٹے) مغرب افریقہ کے صدر کے طرف سے جمعیت مالٹے الاتحاد و تقدم الاسلام کے صدر کو خط لکھا گیا جس کے خلاصہ درج ذیل ہے (اصول خط فرانسیسی زبان سے ہیں)

۱۳ نومبر ۱۹۸۸ء بھاگو

جناب صدر صاحب جمعیت مالی ہم جمعیت مالی کے صدر کی طرف اپنی درخواست

لکھتے وقت بڑا فخر محسوس کر رہے ہیں گزارش یہ ہے  
کہ ہماری جماعت (احمدیہ) کو یہاں مالی میں ایک تنظیم کے  
طور پر قبول کیا جائے

ہمارا مقصد وجد صرف اسلامی اور انسانی برادری  
کی بنیاد پر خدمت کرنا ہے آپ کے ملک اور اس کے  
شہروں کو ترقی دینی ہے۔ ہم سب اسلامی بہن بھائی ہیں۔  
ہماری جماعت کی طرف سے مالی میں کچھ منصوبوں کی  
تفصیل درج ذیل ہے۔ (۱) کھیتی باڑی (گھاس چارے)،  
زراعت کی ترقی کے سلسلے میں منصوبہ (۲) انسان اور حیوانات  
کے بیلے ہسپتال (۳) ملک کو اجتماعی اور ثقافتی طور پر ترقی  
دینے کے منصوبے۔

ہمارے تمام منصوبہ جات تین مرحلوں میں ہوں گے۔  
۱۔ جلدی پائیکل کو پہنچنے والے۔ اس کی تفصیل یہ ہے  
ہسپتالوں کا سلسلہ (برائے صحت انسان و حیوان)  
یہ سب منصوبے ۱۹۸۹ء کے شروع میں مکمل ہو جائیں گے  
دیر سے پائیکل کو پہنچنے والے منصوبے

مالی میں یونیورسٹی کا قیام جس میں اسلامی تعلیمات  
کے انتظام کے علاوہ عربی، فرانسیسی، انگریزی زبان  
کے طور پر سیکھنے کا انتظام بھی ہوگا نیز شعبہ اقتصادیات  
شعبہ طب، زراعت انجینئرنگ کے علاوہ حیوانات کی صحت  
و بہبود کے سلسلے میں منصوبہ جات ہوں گے۔ کارخانے